بابائے قوم شیخ ملیؒ

(شخصیت اور خدمات)

مصنّف

خان روشن خانؒ

ناشر

روشن خانؒ اینڈ کمپنی تاجر کتب

جونا مارکیٹ (چھوٹا چوک) کراچی ۲

بابائے قوم شیخ ملیؒ

(شخصیت اور خدمات)

مصنف

خان روشن خان

ناشر

روشن خان اینڈ کمپنی تمباکو مرچنٹز

جونا مارکیٹ رنچھوڑ لائن کراچی ۲

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تصنیف	بابائے قوم شیخ ملی (شخصیت اور خدمات)
مصنّف	خان روشن خان
ناشر	روشن خان اینڈ کمپنی، جونا مارکیٹ، کراچی ۲
اشاعتِ اوّل	اگست ۱۹۸۵ء
تعدادِ اشاعت	دو ہزار
طابع	المخزن پرنٹرز (مکتبہ رشیدیہ) پاکستان چوک کراچی

ملنے کا پتہ

روشن خان اینڈ کمپنی (تمباکو ڈیلرز)
بھول چوک، جونا مارکیٹ، کراچی ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
السّلام علیکم و رحمت اللہ

اس سے پیشتر کہ میں شیخ ملی کی شخصیت اور ان کے عظیم الشان تاریخی کارنامے کو زیرِ بحث لاؤں، ضروری سمجھتا ہوں کہ پہلے مختصر الفاظ میں ان کی قوم یعنی افغانوں کی نسلی تاریخ پر روشنی ڈالوں، جو میری انتہائی تحقیق اور جستجو کے بعد منظرِ عام پر آئی ہے۔ اب اس بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہا کہ پختون، پشتون، روہیلہ، سلیمانی، پٹھان اور افغان سب ایک ہی قوم کے مختلف خاندانوں کے سلسلے ہیں اور یہ اُن گم شدہ اسرائیلیوں کی اولاد ہیں جنھیں اشوریوں اور بابل والوں نے باری باری شام کے علاقوں سے مشرق کی طرف جلا وطن کر دیا تھا۔ اور جن کا ذکر کتابِ مقدس اور دیگر مشہور تاریخی کتابوں میں آیا ہے۔ افغان یا پختون کو آپ کسی بھی نام سے یاد کریں وہ اصلاً سامی ہیں اور اُن کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی نسل سے ہے۔ یہی وہ قوم ہے جو پہلے شریعتِ موسوی پر قائم تھی اور جب دعوتِ عیسوی کا ظہور ہوا تو انھوں نے اسے قبول کر لیا اور جب خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور آپ کی بدولت دنیا میں اللہ تعالیٰ کی آخری ہدایت قرآن مجید کی صورت میں ظاہر ہوئی اور حضورؐ نے دنیا کو اسلام کی دعوت دی تو قوم افغان آپ کی صدائے حق پر لبیک کہتے ہوئے مشرف بہ اسلام ہو گئی اور دینِ اسلام کی تبلیغ میں کٹھن منزلوں سے گزرتے ہوئے اُسے دنیا کے دور دراز ملکوں تک پہنچایا۔ کاش! اس قوم کے نوجوان اس نکتہ کو سمجھ سکیں کہ یہ اُن کی قومی خصوصیت اور ان کے بزرگوں کی روایت ہے۔ یہ پختونوں کی روشن تاریخ ہے جو صدیوں پر پھیلی ہوئی ہے اور اس کا کوئی گوشہ تاریکی میں نہیں۔ اس کا ہر دور اور اس کے واقعات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔

اب میں بابائے قوم شیخ ملی کا شجرۂ نسب اور ان کے کارنامے جو انھوں نے قوم کے لیے اپنی زندگی میں سرانجام دیے تھے حاضرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

کاغذاتِ محکمۂ مال اور اس سے منسلک تاریخ پشاور میں افغان قائدین کے بیانات اور اُن کے بیان کردہ شجرہ ہائے نسب درج ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ افغان نسلاً بنی اسرائیل ہیں۔ گوپال داس نائب افسر بندوبست (سنہ ۱۸۷۰ء) نے اپنی تاریخ پشاور کی فصل سوم (از صفحہ ۱۰۴ تا ۲۴۷) میں شیخ ملی اور اُن کے بندوبست تقسیم اراضی کے بارے میں نہایت مفید معلومات درج کی ہیں۔ اس کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔ لکھتے ہیں :۔

"آخرکار خرشبون ابن سرطابنی کی گیارھویں پشت میں قبیلہ اکازئی میں ایک شخص شیخ ملی نام پیدا ہوا۔ یہ شخص اپنے وقت میں سرگروہ قوم اور معاملہ فہم تھا مردانِ قوم افغان کو اُس کے اقوال و افعال پسندیدہ معلوم ہوتے تھے اکثر لوگ اس کی اطاعت سے روگرداں نہ تھے۔ قوم افغان کے خواص و عوام ہمیشہ اپنے گھریلو تنازعات میں اُس کی طرف رجوع کرتے اور فیصلہ جات میں اُس کے حکم کو حکم حاکم عادل جانتے تھے۔ مذا اُس نے املاک اراضی کو تقسیم کیا۔ اور اُسے چھ قطعات پر بانٹا۔ تعینِ حدود کے بعد ہر ایک قطعہ کو ہر ایک قبیلہ کے قبضے میں چھوڑ دیا۔ ہر شش قطعات افغانوں کے چھ مشہور خاندانوں کے نام سے موسوم و مشہور ہوئے یعنی مُلکِ یوسف زئی، مُلکِ محمدزئی، مُلکِ گگیانی، مُلکِ داؤدزئی، مُلکِ خلیل اور مُلکِ مہمند۔ اور اسی طرح سے قبائل مذکورہ قابض قطعات مسطورہ ہیں۔ البتہ نپۂ خالصہ اُس وقت شامل مُلکِ مہمند تھا اور اب بہ قبضۂ اقوامِ مختلف ہے۔ عرصۂ دراز سے قبیلہ مہمند یعنی اصلی مالکانِ نپۂ ہذا اس زمین کو چھوڑ کر کوہستان میں خارج از ضلع ہذا ہو کر مقیم ہوئے۔ چونکہ وہ زمین مقبوضہ سرکار (مغل) تھی اس لیے خالصہ نام رکھا گیا۔ تقسیم شیخ مذکور اس قدر معتبر اور مشہور ہے کہ اب تک ہر شش پرگنہ مذکورہ میں ہر ایک مُلک زمین مملوکۂ جدّی کو بہ نام دفترِ شیخ ملی یاد میں لاتا ہے اور افغانان بپاسِ سندِ شیخ ملی عامل ہیں۔"

پھر آگے لکھتا ہے۔ "جب قوم افغان یعنی یوسف زئی، گگیانی، محمد زئی،

داؤدزئی، خلیل اور مہمند علاقہ پشاور میں آکر آباد ہوئے تو اُن کے درمیان میں اراضی منقسم نہیں تھی اور نہ حصص معیّن تھے۔ لہٰذا آپس میں فتنہ و فساد برپا ہونے کا خطرہ ہمیشہ رہتا تھا۔ شیخ ملی نے قوم مذکورہ کے مختلف فرقوں، خیلوں کے درمیان ونیش یعنی تقسیم اراضی کا مشکل مسئلہ ایسے اصول پر حل کیا کہ آج تک اسی اصول پر فیصلہ جات اراضی ہوتے رہتے ہیں۔ اس موجد نے حیثیتِ اراضی کو نہیں دیکھا بلکہ ہر ایک خاندان اور قبیلہ کی تعداد کا لحاظ رکھ کر ایسے حصّے مقرر کیے کہ قبائل کے نقل مکانی کے باوجود بھی ان حصص میں فرق نہیں آتا۔ ایسے طریقہ پر دوامی بندوبست کر دیا ہے کہ جس میں کسی طرح جھگڑا نہیں اٹھتا۔ اس وجہ سے شیخ ملی کا نام افغان قبائل میں ہمیشہ کے لیے نمایاں رہے گا اور بہ وقتِ تقسیم اراضی ہر پختون کے لب پر مرحوم موصوف کا نام ہوگا۔"

شیخ ملی موجدِ تقسیم اراضی نسلاً قبیلہ یوسف زئی کی ذیلی شاخ اکازئی اتمان منڈر سے متعلق ہے اُن کی اولاد اور خاندان والے آج جب کہ ۱۳۸۰ھ ہے مواضعات کوٹھہ، ٹوپی، یعنی ضلع مردان میں اور نیز جگہ بہ جگہ ضلع ہزارہ میں آباد ہیں۔ اُس وقت کا ایک مصرع ہے :۔

کوٹھہ تخت ٹوپئی بازار دیے۔ منئی دیے د اکازئی او رسیدو

ابتدائی تقسیم میں یہ لوگ سوات میں آباد تھے۔ خصوصاً شیخ ملی اور اُن کا قبیلہ اکازئی موضع غالیگی میں رہائش پذیر تھا۔ شیخ ملی نے غالیگی میں وفات پائی اور اراکین جرگہ کے سیاسی مصالح کے پیشِ نظر سوات کے عین درمیانی حصّہ میں دفن کیا گیا (تواریخ حافظ رحمت خانی)

شجرۂ نسب یہ ہے :۔ شیخ ملی[1] بن پیرک[2] بن چاڑہ[3] بن اکا[4] بن اتمان[5] بن منو[6] بن منڈر[7] یوسف زئی بن عمر[8] بن منڈے[9] بن خشئے[10] بن قند[11] بن خرشبون[12] سڑا[13] بنی افغان اسرائیلی۔ صت

خرشبون وہی نام ہے جسے فردوسی نے اپنے شاہنامہ میں "کرسبون" کے نام

سے یاد کیا ہے اور اُسے ماہویہ شوری کے دورِ حکومت کا جو اوائل اسلام میں تھا ایک نامور شخص ظاہر کیا ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے :۔

یکے نامور پیش او اندرون　　　　جہاں دیدہ نام او کرسبون

یہی کرسبون شیخ ملی کا جدِ امجد تھا (حواشی تواریخ حافظ رحمت خانی ص ۵۹)

شیخ ملی تقسیم اراضی میں کافی مہارت رکھنے کے علاوہ ایک سیاسی مدبر و منتظم اور قابل جرنیل بھی تھے۔ اس کے علاوہ ایک اچھے شاعر، بلند پایہ ادیب اور مصنف بھی تھے۔ اُن کی تصانیف میں تین کتابوں کا پتہ چلتا ہے اُن میں دو کتابیں پشتو یا پختو زبان میں لکھی گئی تھیں جن میں سے ایک کتاب نثر میں اور دوسری نظم کی صورت میں بیان کی جاتی ہے۔ دونوں کتابوں کا ایک ہی نام "فتح سوات" ہے۔ یہ تاریخ کی کتابیں ہیں چنانچہ اس بارے میں امین اللہ خان زمرلانی سالنامہ کابل سنہ ۱۹۳۳ء ص ۳۹۹ میں لکھتا ہے :۔

"شیخ ملی یوسف زئی جس نے "فتح سوات" نامی ایک تاریخی کتاب نظم کی شکل میں لکھی ہے چونکہ شیخ ملی اپنی قوم کا رئیس تھا اور سوات کا علاقہ انھوں نے خود فتح کیا تھا۔ پشتو (پختو) زبان کی یہ اوّلین کتاب ہے۔ اس کے سوا پشتو کی تحریر یا آثار اس سے قبل کا کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ یہ کتاب اس وقت برٹش میوزیم لندن میں موجود ہے۔"

عبدالسلام خان عمر خیل منڈ روہیلہ یوسف زئی اپنی تصنیف "النسب افاغنہ" میں ص ۹ پر لکھتا ہے کہ :۔

"پشتو زبان میں پہلی کتاب نثر کی صورت میں "فتح سوات" شیخ ملی نے تصنیف کی۔" اسی ص ۹ پر آگے لکھتا ہے کہ :۔ "تصنیف شیخ ملی میرے ذاتی انتخاب (یعنی پرائیویٹ لائبریری) میں درج یعنی موجود ہے۔" تیسری کتاب "دفتر شیخ ملی" کے نام سے مشہور تھی جسے ایک انگریز نے سنہ ۱۸۷۵ء میں بمقام چکدرہ سوات کسی کے پاس دیکھ کر ذکر کیا ہے (بحوالہ یوسفی)۔

شیخ ملی نے افغان قوم کا شجرۂ نسب قوم کے اصحاب رائے اور سمجھ دار لوگوں کے باہم صلاح و مشورہ سے مرتب کر کے اُس کے مطابق اراضی کو تقسیم کیا۔ اور چند برسوں کی کوششوں سے قومی تاریخ کا وہ عظیم الشان کارنامہ انجام دیا جو صدیاں گزرنے کے بعد بھی ایک تاریخی اور قومی اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ جب انگریزوں نے یہاں جدید بندوبست اراضی کروانا چاہا تو افغانوں کے خاندان کے معتبر اور با اثر لوگوں کے بیانات لیے اور انھوں نے بندوبست کا کام انہی شجروں کے مطابق کروانے کا فیصلہ کیا۔ حالانکہ اُس وقت تک شجروں کو بنائے ہوئے اور تقسیم اراضی پر صدیاں گزر چکی تھیں۔ لیکن نہ انگریز نے اور نہ ان کی قوم میں سے کسی ایک شخص نے بھی اس پر اعتراض کیا بلکہ ہر قبیلہ اور اُس کی شاخ نے اس شجرۂ نسب کی تصدیق کر دی۔ تاریخ پشاور میں لکھا ہے کہ علاقہ پشاور کے اراکین جرگوں کے سامنے دوسروں کے مرتب کردہ شجرہ ہائے نسب بھی پیش کیے گئے مگر انھوں نے ان کے ماننے سے قطعاً انکار کیا اور انھیں مسترد کر دیا۔ اور کہا کہ ہمارے پاس ہمارے اپنے دیرینہ شجرہ ہائے نسب موجود ہیں جنھیں شیخ ملی نے مرتب کیا ہے۔ ہم صرف اُنہی شجروں پر عمل کریں گے۔ چنانچہ حکومت نے بھی شیخ ملی کے مرتب کردہ شجرہ ہائے نسب ہی کو صحیح تسلیم کیا اور بندوبست سنہ ۱۸۷۰ء کا کام اُسی بنیاد پر مکمل ہوا۔

اس بارے میں خشتی (یا خخے) قبائل اور غوریا خیل کے بیانات اور شجرہ ہائے نسب اور اُس کے مطابق تقسیم اراضی کا ریکارڈ اس وقت تک محکمۂ مال کے پاس پشاور میں اور اس کے علاوہ ہر تحصیل اور ہر ضلع میں محفوظ چلا آ رہا ہے۔ خشتی قبائل اور غوریا خیل کے لیے یہی ثبوت کافی ہے کہ وہ سڑا بنی افغان اور اسرائیلی ہیں۔

بابائے قوم شیخ ملی نے قوم کے مشورے سے اس شجرے کو جو سڑابنی افغانوں کا ہے۔ حضرت یعقوبؑ (اسرائیل) پیغمبر سے جا ملایا اور تقسیم کا کام بھی انھوں نے

اُس وصیت کے مطابق کیا جو حضرت موسیٰؑ نے میدانِ مواٰب شرق اردن میں اپنی قوم بنی اسرائیل کو کی تھی اور یوشع بن نون نے اسے عملی جامہ پہنایا تھا۔ چنانچہ شیخ ملی اور اس کی قوم افغان نسلاً بنی اسرائیل تھے اور انھوں نے بھی حضرت موسیٰؑ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرتے ہوئے مفتوحہ ملک کو تقسیم کیا تھا۔

<u>شیخ ملی کی وفات</u>:۔ شیخ ملی نے کسی مرض میں مبتلا ہو کر اپنے گاؤں غالیگی سوات میں وفات پائی اور اراکین جرگہ نے اُسے سیاسی مصلحت کی بنا پر مقام "بغور بندے" یعنی سوات کے عین درمیانی حصّہ پر بلوگرام کے قریب بہ طرفِ شرق ومنگار جانے والی شاہ راہ کے شمالی کنارے، ایک ہموار قطعۂ زمین میں دفن کیا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت فرمائیں۔ آمین۔

شیخ ملی ملک احمد کے ماتحت سارے یوسف مندڑ (یعنی یوسف زئی) کا مقتدا تھا اور قوم کی ہر مصیبت اور ہر مہم میں شریک اور غم خوار تھا۔ تمام دیہات، قبیلے یعنی تپے، ممالک اور دگر اُس کی تقسیم پر آباد تھے اور ابھی تک اُس کی تقسیم یوسف مندڑ بلکہ تمام خشی اور غوریہ خیل قبائل میں جاری و ساری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی زمین کے متعلق یوسف زئی میں کوئی تنازعہ پیش آتا ہے تو طعنے میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ کیا تم شیخ ملی سے لکھوا کر لائے ہو یعنی کیا یہ زمین تمھیں شیخ ملی نے دی ہے، جس کا دعویٰ کرتے ہو۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ ملی کا کیا ہوا بندوبست اور تقسیم اراضی عام لوگوں کے نزدیک اب تک مستند ہے اور کوئی اُس کے صحیح ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔

واضح رہے کہ شیخ ملی کی اولاد اور اہلِ خاندان اس دوران میں کہ ۱۲ھ ہجری ہے، مواضعات ٹوپی، مینی، کوٹھہ وغیرہ تحصیل صوابی میں اور کچھ تحصیل ہری پور میں آباد ہیں۔

روشن خان۔ نواں کلی، تحصیل صوابی، مردان، پشاور

افغانوں کی تاریخ کے مشہور محقّق اور محسنِ قوم خان روشن خان
کی ایک اور شاہکار تصنیف

"یوسف زئی قوم کی سرگزشت"

یہ تصنیف خشی یا خاشی قبائل اور غوریا خیل

یعنی

یوسف زئی، گگیانی، ترکلانی، محمد زئی، داؤدزئی، مہمند اور خلیل کے صدیوں
پر پھیلے ہوئے عظیم الشّان کارناموں اور فتح مندیوں کی حیرت انگیز مفصّل
اور تحقیقی سرگزشت ہے۔

اس کے علاوہ

اس میں افغانوں کی تاریخ کے بے شمار اہم گوشوں اور قبیلوں کے حالات پر روشنی
ڈالی گئی ہے

یہ لاجواب تصنیف

شائقین کی خدمت میں ۱۹۸۶ء کے آغاز میں پیش کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ

اچھی کتابت عمدہ کاغذ خوبصورت جلد مناسب قیمت

اور چار سو سے زیادہ صفحات

ناشر

روشن خان اینڈ کمپنی تمباکو ڈیلرز۔ جونا مارکیٹ۔ کراچی ۲